ترجمہ وتلخیص

مسلمان قاضیوں کے تذکرے

(۳)

ڈاکٹر بدری محمد فہد ــــــــــــــ مترجم: ابوسعد اصلاحی

۹۔ الرجوع عن الشہادات ۱۱۲ داؤد بن علی اصفہانی: ابوسلیمان داؤد بن علی بن خلف (ت ۲۷۰ھ/۸۸۳م)

۱۰۔ ادب القاضی والقضاء۔ القیسی: ابوالمهلب ہشیم بن سلیمان حنفی (ت ۲۷۰/۸۸۳م)

اس کتاب کے دستیاب شدہ اصل کو ڈاکٹر فرحات دشراوی کی تحقیق کے ساتھ الشرکۃ التونسیہ للتوزیع نے ۱۹۷۰ء میں شائع کیا ہے۔ یہ کتاب اصل کے چوتھے جزء پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کے مولف نے مراکش میں گرچہ مالکی ثقافت کے تحت زندگی بسر کی مگر اس حنفی اسکول کی نمائندگی کرتے ہیں جو مراکش میں تباہی سے پہلے موجود تھے۔ اس جزء کے ابواب مندرجہ ذیل ہیں۔

باب القاضی یا خذالاجر علی القضاء، باب الرشوہ فی الحکم، باب فی الهدیہ الی القاضی والی الوالی، باب الاعجم والاخرس یخاصم الی القاضی، باب اثبات الوکالۃ، باب اقرار الوکیل ومخاصمۃ، باب الشہادۃ علی الوکالۃ، باب اثبات الوصیۃ والشہادۃ علیہا، باب قبول الوصیۃ ومایکون ردالہا، باب الشہادۃ بالنسب، باب الشہادۃ فی الدیوان والحقوق علی میت، باب اثبات الشہادۃ فی النتاج یاب الشہادۃ فی الملک بالاوقاف، باب الشہادۃ فی المیراث، باب الشہادۃ فی الدین لاثنین، باب اثبات الحق والبراۃ جمیعا، باب اقرار الرجل بالشئی بعدالشی، باب الشہادۃ فی النسب والولاء والنکاح والموت، باب اختلاف الشہادۃ۔

۱۱۔ ادب القضاء[۱۱۳]: ابن عبدالحکم: ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم (ت ۲۸۲/۸۹۵)

۱۲۔ القضاۃ والشہود[۱۸] : الحربی : ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق (ت ۲۸۵ / ۸۹۸م)

۱۳۔ ادب القضاء[۱۹] : ابو حازم القاضی : عبد الحمید بن عبد العزیز (ت ۲۹۲ / ۹۰۵م)

۱۴۔ ادب القاضی[۲۰] : الطبری : ابو جعفر محمد بن جریر (ت ۳۱۰ / ۹۲۲م)

یاقوت حموی کا بیان ہے کہ یہ تجرید و تفضیل کے موضوع پر طبری کی مشہور کتاب ہے مقدمۂ کتاب کے بعد مولف نے اس میں قضاۃ، ان کے کلرک اور قاضی کی ذمہ داریوں کا جائزہ لیا ہے یہ کتاب ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۵۔ الاحکام فیما یجب علی الحکام[۲۳] القرطبی : ابو عبد اللہ محمد بن احمد المالکی (ت ۳۱۳/۹۲۵م)

۱۶۔ ادب القاضی : ابن بہلول : احمد بن اسحاق التنوخی (ت ۳۱۹ / ۹۳۱م) کہا جاتا ہے کہ اس کتاب کو مولف نے مکمل نہیں کیا۔[۲۴]

۱۷۔ الشہادات[۲۵] العیاشی : ابو النظر محمد بن سعود السمرقندی الامامی (۳۲۰ / ۹۳۲م)

۱۸۔ ادب الحکام الکبیر[۲۶] : الطحاوی : ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الازدی (ت ۳۲۱/۹۳۳م)

ان دونوں کو سمنانی نے اپنی کتاب روضۃ القضاۃ میں ذکر کیا ہے۔[۲۷]

۱۹۔ الشہادات :[۲۸] نفطویہ : ابراہیم بن محمد (ت ۳۲۳ / ۹۳۴م)

۲۰۔ ادب القضاء[۲۹] اصطخری : ابو سعید حسن بن احمد (۳۲۸ / ۹۳۹م)

شیرازی اور خطیب کے نزدیک یہی نام صحیح ہے : بغدادی کا بیان ہے کہ کتاب مولف کی بصیرت اور قوت فہم پر دلالت نہیں کرتی[۳۰] یہی نام اسنوی نے بھی لکھا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ کتاب کو ائمہ نے سراہا ہے[۳۱] حاجی خلیفہ رقم طراز ہیں کہ اس کتاب کا ثانی نہیں۔ اور کہیں اس کتاب کا نام (ادب القاضی)[۳۲] اور کہیں (الاقضیۃ) لکھا ہے۔[۳۳]

۲۱۔ ادب القضاء[۳۴] : الصیرفی : ابو بکر محمد بن عبد اللہ (ت ۳۳۰ / ۹۴۲م)

۲۲۔ ادب القضاء[۳۵] ابن القاص الطبری : العباس احمد بن ابو احمد (۳۳۵ / ۹۴۶م) ابن خلکان نے اس کا نام "ادب القاضی" لکھا ہے اور ان کی کتابوں کی تعداد ذکر کرنے کے بعد رقم طراز ہیں کہ ان کی تمام تصانیف مختصر مگر جامع اور کثیر الفائدہ ہوتی ہیں[۳۶] سبکی نے اس سے لطائف و غرائب اخذ کئے ہیں اور بعض مسائل میں اتفاق اور بعض رایوں سے اختلاف کیا ہے۔

۲۳۔ ادب القضاء: ۳۲۶ھ ابن الحداد: محمد بن احمد ابوبکر بن الحداد المصری القاضی (۳۴۴/۹۵۵م) کہا جاتا ہے کہ اس کتاب کے چار اجزاء ہیں۔

۲۴۔ حدائق القضاۃ ۳۵۱ھ النقاش: ابوبکر محمد بن الحسن البغدادی (ت ۳۵۱/۹۶۲م)

۲۵۔ ادب القاضی: ۳۶۲ھ: ابوحامد المروزی: احمد بن بشر بن عامر العمری المروزی (ت ۳۶۲/۹۷۲م)

۲۶۔ ادب القضاء: ۳۶۵ھ: القفال الشاشی: الامام ابوبکر محمد ابوعلی (ت ۳۶۵/۹۷۵م)
حاجی خلیفہ اور بغدادی نے اس کا نام "ادب القاضی" لکھا ہے۔

۲۷۔ القضاء و آداب الاحکام: ۳۶۷ھ: لقمی: الشیخ ابوالقاسم جعفر بن محمد ابن قوادیہ م ۳۶۷/۹۷۷

۲۸۔ ادب القضاء: الدبیلی: ابوالعباس احمد بن محمد (ت ۳۷۲/۹۸۲) الاسنوی اس کتاب کی شہرت کا پتہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابن الرفعہ وغیرہ نے اس کی طرف رجوع کیا ہے۔

۲۹۔ القضاء والاحکام: ۳۸۱ھ: الشیخ الصدوق: ابوجعفر محمد بن علی ...... بن بابویہ القمی (ت ۳۸۱/۱۰۱۳)

۳۰۔ المقنع فی اصول الاحکام فیما لایستغنی عنہ الاحکام ۴۰۴ھ: لطلیموسی: ابوایوب سلیمان بن محمد بن بطال (ت ۴۰۴/۱۰۱۳)

۳۱۔ ادب القاضی ۴۲۸ھ: القدوری: ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد البغدادی (۴۲۸/۱۰۳۶)

۳۲۔ ادب القاضی: الماوردی: ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب البصری اقضی القضاۃ (۴۵۰/۱۰۷۵)

یہ کتاب ماوردی کی ضخیم کتاب (الحاوی فی الفقہ الشافعی) کا ایک حصہ ہے استاذ محی الدین ہلال الرحان نے ماوردی کی دوسری کتابوں کے ساتھ ساتھ قریب العہد نسخوں پر اعتماد کر کے اس کی تحقیق کی ہے۔ اور اس تحقیق پر ان کو شریعۃ اسلامیہ میں ایم اے کی ڈگری دی گئی۔ یہ کتاب وزارت اوقاف کی جانب سے طبع ہوئی۔

۳۳۔ الاحکام السلطانیہ: الماوردی: یہ کتاب عام فقہی کتابوں کے حکم میں ہے۔ اور ان عام تاریخی کتابوں کے مشابہ ہے جن کے سلسلے میں مطلوبہ غور و فکر کا حق ادا نہیں کیا جاسکا ہے۔ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان کا پوری طرح احاطہ کرنا آسان نہیں۔

لیکن ماوردی کو کئی وجوہ سے بایں معنی امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک مشہور عالم ہیں اور علم فقہ میں ورک کی بنا پر قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ سیاست کے اداشناس ہونے کی بنا پر عہد عباسی میں خلیفہ اور امرائے بنی بویہ کے درمیان انھوں نے سفارت کا فرض انجام دیا یہی نہیں بلکہ امرائے بنو بویہ اور سلاجقہ کے درمیان مصالحت کا سہرا بھی انھیں کے سر ہے۔ یہ کتاب پانچویں صدی ہجری کی اسلامی فکر کی مکمل عکاس ہے۔ بعد کے لوگوں نے درس و تدریس کی غرض سے اس کا یورپی زبان میں ترجمہ کیا الاحکام السلطانیہ کی تالیف کا مقصد جیسا کہ مقدمۂ کتاب سے مترشح ہوتا ہے امراء و سلاطین کے لئے دلیلِ راہ بننا ہے، تاکہ یہ حضرات پورے اعتماد کے ساتھ عدل کا نفاذ کر سکیں اور اخذ و عطا میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

قضا سے متعلق مندرجہ ذیل ابواب مذکور ہیں۔

الباب السادس فی ولایۃ القضاء، الباب السابع فی ولایۃ المظالم الباب العشرون فی احکام الحسبۃ [۱۰۹]

۴۴۔ الاحکام السلطانیہ: ابو یعلی: محمد بن حسین بن فرا حنبلی قاضی (ت ۴۵۸/ ۱۰۶۵)

یہ کتاب ماوردی کی کتاب سے بہت کچھ مشابہ ہے۔ یہاں تک کہ دونوں میں عبارتوں کا بھی توارد ہوگیا۔ ابو یعلی امام احمد کے مسلک کے ساتھ ساتھ روایات کا بھی ذکر کرتے ہیں جبکہ ماوردی امام شافعی کے مسلک کا ذکر کرتے ہیں اور مالکیہ و حنفیہ کے اختلافات کو بیان کرتے ہیں نیز امام شافعی کے مسلک کی تائید میں صحابہ اور تابعین کے اقوال و آثار اور احادیث کی بھرمار کرتے ہیں۔ دونوں مولف ہم عصر تھے، بغداد میں تربیت پائی۔ کہا نہیں جا سکتا کہ کس نے دوسرے کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے۔ ممکن ہے معاصرانہ چشمک نے دونوں کو ایک دوسرے کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے مجبور کیا ہو اور دونوں نے اپنے اپنے مسلک کی تائید میں مختلف روایات نقل کی ہوں۔ البتہ مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں کہ اس کتاب کو نقادوں کے نزدیک وہ مقام نہ مل سکا جو کہ ماوردی کی کتاب کو نصیب ہوا۔

یہ کتاب مکتبہ حلبی قاہرہ کے زیر اہتمام ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۸ء میں محمد حامد الفقی کے زیر نگرانی شائع ہوئی۔ انھوں نے اس کی تصحیح اور ماوردی کی کتاب سے اس کا تقابل کیا ہے۔ کتاب اور مولف کے متعلق ایک جامع اور مفید مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔

۳۵۔ ادب القضاء : الہروی : ابو عاصم محمد بن احمد عبادی قاضی (ت ۴۵۸ھ/۱۰۶۵ء) سبکی نے اس کتاب کو ادب القضاء اور خلیفہ نے ادب القاضی کے نام سے موسوم کیا ہے [151] اسنوی کا بیان ہے کہ انھوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے [152]

۳۶۔ الاشراف علی غوامض الحکومات : الہروی : ابو سعید بن احمد بن ابی یوسف القاضی (ت ۵۰۰ھ) یہ کتاب ابو عاصم ہروی کی مذکورہ بالا کتاب کی شرح ہے [153] ابو سعید ابو عاصم کے شاگرد تھے۔ اس شرح کا کافی چلن ہوا [154] سبکی [155] نے اس کے بعض فتاوی سے اختلاف کیا ہے [156] اور اس کتاب کا نام کہیں شرح ادب القضاء للعبادی اور کہیں ادب القاضی لکھا ہے [157]

۳۷۔ الوثائق والاحکام : [158] بونتی : ابو محمد عبداللہ بن فتوح فہری اندلسی (ت ۴۶۲ھ/۱۰۶۹ء)

۳۸۔ الاقضیہ [159] ابن طلاع قرطبی : ابو جعفر محمد بن فرج مالکی (ت ۴۹۷ھ/۱۱۰۴ء) نشرۃ التراث العربی کے آخر میں اس کتاب کا نام اقضیہ الرسول درج ہے۔ محمد ضیاء الرحمن اعظمی نے اپنے مقالہ کے لئے اسی کو موضوع بنایا ہے۔ موصوف المجمع الفقہی الاسلامی میں ریسرچ اسکالر ہیں۔

راجح بات یہ ہے کہ یہ وہی کتاب ہے جس کا تذکرہ "ماالف فی اقضیۃ الرسول ؐ" کے تحت کیا گیا ہے۔ [160]

۴۰۔ نوازل الاحکام النبویۃ [161] ابن طلاع قرطبی۔

۴۱۔ کتاب فی الوثائق والاقضیہ [162] : ابن طلاع قرطبی

۴۲۔ روضۃ القضاۃ وطریق النجاۃ : ابن سمنانی : علاء الدین ابو القاسم علی بن محمد رحبی (ت ۴۹۹ھ/۱۱۰۵ء) ڈاکٹر ناہی نے اپنے ایک مقالہ میں جو کہ رسالہ المجمع العلمی العراقی میں چھپا تھا، اس کتاب کی خوبیوں کو اجاگر کیا ہے۔ اس کے بعد اس پر ریسرچ کر کے اس کو شائع کیا

۴۳۔ نوازل الاحکام [163] : شعبی : ابو المطرف عبدالرحمان بن قاسم (ت ۴۹۹ھ/۱۱۰۶ء)

۴۴۔ ادب القضاء [164] : کنانی : ابو محمد عبداللہ مالکی (ت ۵۴۲ھ/۱۱۴۸ء)

۴۵۔ زہر الکمام فی احکام الحکام [165] : غزی : ابوبکر محمد بن عبداللہ اندلسی (ت ۵۴۶ھ/۱۱۵۱ء)

یہ کتاب آٹھ فصلوں اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے۔ الاول فی الصالح للقضاء وغیرہ، الثانی فی طریق القاضی الی الحاکم، الثالث فی طریق احکام المحکوم لہ الرابع فی المحکوم علیہ، الخامس فی ماینفذ فیہ قضاء الکافی ومالاینفذ، السادس فی الحکم، السابع فی عزلہ وتولیتہ، الثامن فیما یتعلق بذالک۔

۴۵۔ ادب القاضی[۱۶۶]: زرنجی: شمس الائمہ عماد الدین ابوبکر عمرو بن محمد بن علی حنفی (ت ۵۴۸ھ/ ۱۱۸۸)

۴۶۔ فی اصول القضاء فی الاسلام ومایتعلق بہ: رویانی: ابونصر شریح بن عبدالکریم بن احمد شافعی قاضی (ت ۵۰۵ھ/ ۱۱۱۱) اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ دمشق کے مکتبہ ظاہریہ میں موجود ہے۔

۴۷۔ روضۃ الحکام وزینۃ الاحکام: رویانی

اسنوی نے اس کتاب کو ادب القضاء میں ذکر کیا ہے۔ انھیں ایک نسخہ ہاتھ آگیا تھا اور خطبۃ الکتاب سے چند جملے نقل کئے ہیں[۱۶۷]۔ بغدادی نے اس کا نام روضۃ الاحکام وزینۃ الحکام نقل کیا ہے[۱۶۸]۔

۴۸۔ اجوبۃ القاضی عیاض عما نزل فی ایام قضائہ من نوازل الاحکام[۱۶۹] قاضی عیاض: ابوالفضل عیاض بن موسیٰ سبتی یحصبی (ت ۵۴۴ھ/ ۱۱۴۹) یہ ایک ہی جلد میں ہے ترتیب المدارک کے مقدمہ میں اس کتاب کے محقق ڈاکٹر احمد بکیر محمود نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۴۹۔ ادب القضاء: مجلی: ابوالمعالی مجلی بن جمیع مخزومی ارسوفی مصری قاضی شافعی (ت ۵۵۰ھ/ ۱۱۵۵)

اسنوی کا اس کتاب کے بارے میں خیال ہے کہ یہ مصنف کی ایک انوکھی تصنیف ہے[۱۷۰]۔ حاجی خلیفہ نے اسے ادب القاضی کے نام سے بیان کیا ہے[۱۷۱]۔

۵۰۔ ادب القضاء: سمعانی: تاج الدین ابوسعد عبدالکریم بن محمد (۵۶۲/ ۱۱۶۶)

اس کتاب کے کئی ایک قلمی نسخے دستیاب ہیں:۔

۵۱۔ الاحکام الکبریٰ[۱۷۲]: ازدلی: عبدالحق بن عبدالرحمان (۵۸۲/ ۱۰۸۹)

۵۲۔ عدۃ الحکام فی شرح عمدۃ الاحکام:[۱۷۳] المقدسی: عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی (ت ۶۰۰ھ/ ۱۲۰۳)

۵۲۔ المفید للحکام فیما یعرض لہم من نوازل الاحکام : ازدی : ابوالولید قاضی حشام بن عبداللہ بن حشام مالکی (ت ۶۰۶/ ۱۲۰۹) حاجی خلیفہ کا بیان ہے کہ مسلک مالکی کی فروعات پر ایک ضخیم کتاب ہے مولف نے اسے دس فصلوں میں مرتب کیا ہے[۱۷۴]

۵۴۔ احکام القضاۃ[۱۷۵] : قلعی: ابوعبداللہ محمد بن علی شافعی (ت ۶۲۹/۱۲۳۱)

۵۵۔ الشہادۃ بفضل الشہادۃ[۱۷۶] : اسکندری : موفق الدین عیسی بن عبدالعزیز (۶۲۹ /۱۲۳۱)

۵۶۔ ملجاء الحکام عند التباس الاحکام : ابن شداد: ابوالعز بہاؤ الدین یوسف بن رافع اسدی حلبی شافعی (ت ۶۳۲ /۱۲۳۴)

اس کتاب کے متعلق روایت ہے کہ یہ اخبار قضاۃ اور ان کے واقعات پر مبنی ہے[۱۷۷]۔ اس کا ایک قلمی نسخہ مکتبہ الخدیویہ (دارالکتب المصریہ) میں دستیاب ہے۔

۵۷۔ ادب القاضی: ابن ابوالدم حموی: ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ قاضی شافعی (ت ۶۴۲ھ/ ۱۲۴۴)

حاجی خلیفہ اور بغدادی نے اس کو اسی نام سے ذکر کیا ہے[۱۷۸] اس کے کئی ایک قلمی نسخے دارالکتب المصریہ اور المکتبہ الوطنیہ پیرس میں موجود ہیں[۱۷۹] سائز ۱۸×۲۷ انڈکس نمبر ۶۴ اق۔

اس مسودہ کی تحقیق کے بعد میں طبع شدہ کتاب ادب القضاۃ کے نام سے واقف ہوا جو کہ ڈاکٹر محمد مصطفیٰ زحیلی دمشقی کی تحقیق کے ساتھ مطبع زید بن ثابت سے ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی۔

۵۸۔ فصول الاحکام فی اصول الاحکام : مرغینانی : ابوالفتح عبدالرحیم عمادالدین بن ابوبکر عبدالجلیل سمرقندی حنفی (۶۵۱ /۱۲۵۳ میں زندہ تھے) اس کتاب کے متعلق المکتبہ الازہریہ کی فہرست میں درج ہے کہ یہ احکام قضاء کے بارے میں ہے مکتبہ میں اس کے چھ قلمی نسخے موجود ہیں۔

۵۹۔ استعداد الحاکم والقاضی:[۱۸۰] : ابن الخیمی : مہذب الدین (ت ۶۴۲ /۱۲۴۴)

۶۰۔ جواہر الاحکام ومعین القضاۃ والحکام : خوارزمی : ابوالموید محمد بن محمود بن محمد خوارزمی

حنفی قاضی (ت ۶۵۵/۱۲۷۵) حاجی خلیفہ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کتاب کی ابتداء یوں ہوتی ہے "الحمد للّٰہ الذی خلقنا علی ملۃ اسلام الخ" حاجی خلیفہ کے مطابق مولف نے ۹۲۰ھ میں منصب قضا سنبھالا تاکہ حکام کو مدد پہونچا سکیں[۱۸۱] حاجی خلیفہ سے مولف کے منصب قضا سنبھالنے کے سال کے تعئین میں چوک ہوگئی کیونکہ خوارزمی نے ۶۲۰ھ میں یہ عہدہ سنبھالا جیسا کہ ابن قطلوبغا نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ "انھوں نے خوارزم کے منصب قضاء کو تاتاریوں کے حملہ کے بعد سنبھالا[۱۸۲]" یہ بات طے ہے کہ تاتاریوں نے بلاد اسلامی کا رخ دو مرتبہ کیا پہلی مرتبہ ۶۱۷ میں اور دوسری مرتبہ ۶۲۸ میں" اس لئے حاجی خلیفہ کے قول سے اتفاق ممکن نہیں اس کا مخطوطہ مکتبہ ازہریہ میں موجود ہے۔

۶۱۔ ادب الشہود : [۱۸۳] : ابن سراقہ ابوبکر محمد بن ابراہیم انصاری شاطبی (ت ۶۶۲/۱۲۳۶)

۶۲۔ الاحکام فی تمیز الفتاوی عن الحکام وتصرف القاضی والامام : القرافی ! شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس صنہاجی بہفشی (ت ۶۸۴/۱۲۸۵) مولف نے ۶۶۶ میں اس تالیف کو مکمل کر لیا[۱۸۴] اس کے تین نسخے مکتبہ ازہریہ میں موجود ہیں۔ عزت عطار حسینی نے اسے شائع کیا ہے۔

۶۳۔ ادب القاضی : [۱۸۵] : مصری : ابو العباس احمد بن ابراہیم السروجی حرانی قاضی حنفی (ت ۶۱۰/۱۱۳۰) مکتبہ ولی الدین میں اس کا مخطوطہ موجود ہے اس کا نمبر ۱۵۰۳ ہے[۱۸۶]

۶۴۔ استقصاء النظر فی القضاء : الحلی : حسن بن مطہر (ت ۷۲۴/۱۳۲۲)

۶۵۔ اختیار الاحکام فی ضروریات الحکام : ۱۸۷ : ابن افلاطون ! محی الدین محمد بن افلاطون رومی برسوی (ت ۷۳۵/۱۳۲۵)

۶۶۔ العقد المنظم للحکام فیما یجری بین ایدیھم من العقود والحکام : [۱۸۸] کنانی : ابو محمد عبد اللہ بن علی اندلسی (ت ۷۴۱/۱۳۴۰) تبصرۃ الحکام کے حاشیہ میں، جو کہ مطبع شرقیہ ۱۳۰۱ھ اور مطبع بہیہ ۱۳۰۲ میں طبع ہوئی، تحریر ہے کہ یہ کتاب فقہ پر مشتمل ہے۔

۶۷۔ الطرق الحکمیہ فی السیاستہ الشرعیہ: ابن القیم الجوزیہ! شمس الدین محمد بن ابو بکر (ت ۷۵۱ھ/ ۱۳۵۰) یہ کتاب عہد رسالتؐ، خلافت راشدہ اور عصر امویین کے قضاء سے متعلق تمام گوشوں کو سامنے لاتی ہے۔ مولف نے اس میں مختلف مکاتیب فکر کی آراء خاص طور پر امام ابو حنیفہؒ اور امام ابن تیمیہؒ کے خیالات سے استشہاد کیا ہے۔ نیز عہد عباسی تک کے ولاۃ و خلفاء پر مشتمل ہے۔ پھر قضیہ علیؓ، قضیہ عمرؓ اور کچھ فصلیں ان طریقوں کے بیان میں ہیں جن کے ذریعہ حاکم فیصلہ کیا کرتا تھا۔ وغیرہ۔

۶۸۔ اعلام الموقعین عن رب العالمین: ابن القیم الجوزیہ۔ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ محمد محی الدین عبدالحمید کی تحقیق کے ساتھ مطبع السعادہ قاہرہ سے ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا موضوع روایت و فتوی ہے۔ اسی لئے یہ کتاب آغاز عہد رسالتؐ سے بعد کے زمانوں تک کے مفتیان کرام اور حفاظ حدیث کے بیانات پر مشتمل ہے۔ اس کے اندر قضاء سے متعلق جملہ امور زیر بحث آگئے ہیں۔ اس کتاب میں معاملات قضاء سے متعلق بھی ابواب ہیں۔ مثلاً شرح کتاب عمر فی القضاء، المساواۃ بین الناس من واجبات الحاکم۔ اسی طرح اس کتاب میں شہادت، دلیل اور حاکم کی صفات وغیرہ پر بھی بحث ہے۔

۶۹۔ الاعلام بمصطلح الشہود والحکام: ۱۸۹ھ: طرسوسی! قاضی نجم الدین بن علی حنفی (ت ۷۵۸/ ۱۳۵۶)

۷۱۔ فصل القضاء فی احکام الاداء والقضاء! ۱۹۰ھ علائی! صلاح الدین ابو سعید خلیل بن کیکلامی دمشقی شافعی (ت ۷۶۲/ ۱۳۶۰)

۷۲۔ التراضی بین الامیر والقاضی: ۱۹۱ھ! موصلی! تاج الدین علی بن محمد بن دریہم بن عبدالعزیز (ت ۷۶۲ھ/ ۱۳۶۰)

۷۳۔ معین الحکام علی معرفتہ الاحکام: غزی: شرف الدین ابوالروح عیسی بن عثمان دمشقی قاضی (۷۹۹/ ۱۳۹۷) اس کتاب کے بہت سے نسخے دستیاب ہیں ایک نسخہ مکتبہ اوقاف بغداد میں ہے جس کا سائز ۲۱x۳۰ ہے نمبر ۳۶۸۸ صفحات ۶۵ ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل مباحث ہیں:۔

الباب الاول: فی الدعاوی، الباب الثانی فی الایمان، الباب الثالث فی الشہادات الباب الرابع فی تعارض البینات، الباب الخامس فی تلفیق الشہادات، الباب السادس فی ابطال العقود الفاسدہ والحکم الفاسدہ والولایۃ الفاسدہ، الباب السابع فی الحکم بالصحۃ، الباب الثامن فی حکم الامناء، نواں باب ان مسائل کے لئے خاص ہے جو کہ کتاب کی اصل غرض وغایت ہے اس موقع پر مولف کا بیان ہے کہ "کچھ ابواب فقہ کے موضوع پر ہیں۔ مولف نے ان ابواب کو مخطوطہ کے آخر میں دی گئی فہرست میں بیان کیا ہے۔ باب العید، کتاب الزکاۃ، کتاب الحج، باب البیع، باب الربا، باب المناہی، باب الرد بالعیب، کتاب السلم، باب القرض، باب الرہن، باب التفلیس، باب الحجر، باب الصلح، باب الحوالۃ، باب الضمان، باب الشرکۃ، باب الوکالۃ، باب الاقداس، باب العاریۃ، کتاب الغصب، کتاب الشفعۃ، کتاب القراض، باب المساقاۃ، باب الاجارۃ باب الجعالۃ، باب احیاء الموات، باب الوقف، باب الحبس، باب الخیط، باب اللقطہ، باب الفرائض، باب الوصایہ، باب الودیعۃ، باب قسم الفئی، باب قسم الصدقات، کتاب النکاح اہل الشک، باب مایحرم النکاح، باب الخیار، باب الصداق، باب المتعہ، باب الخلع، کتاب الطلاق، باب الرجعۃ، باب الایلاء، باب الظہار، باب الکفارۃ، کتاب الجنایات، کتاب الاقضیہ باب القسم، کتاب الشہادات، باب الدعوی والبینات، کتاب العتق، باب امہات الاولاد، الباب العاشر فی فوائد ونفائس لایستغنی عنہا۔

اس کتاب کے چند اور بھی نسخے ہیں جن میں سے ایک مکتبہ چسٹر بٹی میں ہے۔ اور ۲۰۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ سائز ۸ر۱۷ سم × ۸ ر ۱۲ سم یہ نسخہ نویں صدی ہجری میں لکھا گیا، اس کا نمبر ۳۶۴۳ ہے اس میں غلطی سے مولف کا نام اسحاق تحریر ہے۔ ایک اور نسخہ (ادب القضاء) کے عنوان سے بھی ہے مگر اس میں غزی کا پورا نام اور سن وفات مذکور نہیں ہے۔

راجح بات یہ ہے کہ یہ کتاب بھی غزی ہی کی تالیف ہے اس لئے کہ مکتبہ احمدیہ طنطا کی فہرست میں اس نسخہ کے متعلق جو معلومات درج ہیں وہ باب الاول سے لے کر باب الرابع تک جہاں پر یہ نسخہ ختم ہوتا ہے ایک ہی جیسی ہیں اس کے صفحات کی تعداد ۴۹ ہے سائز ۲۷ × ۱۵ ہے، یہ ایک ناقص نسخہ ہے نمبر خ ۵ھ، ۱۴۸ ہے۔

کچھ مصادر میں کتاب کا نام (ادب الحکام فی سلوک طرق الاحکام[۱۹۲]) تحریر کیا ہے جبکہ حاجی خلیفہ نے اس کتاب کا نام (معین الحکام علی غوامض الاحکام[۱۹۳]) تحریر کیا ہے۔ ایک دوسری جگہ اس کا نام (ادب القاضی) لکھا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ یہ دس ابواب پر مشتمل ہے[۱۹۴]۔ یہ روایات قطعی طور پر نسخہ بغداد پر منطبق ہوتی ہیں جو کہ مکتبہ الاوقاف میں موجود ہے۔

۷/۳۔ تبصرۃ الحکام فی اصول الاقضیہ ومناہج الحکام: ابن فرحون: برہان الدین ابراہیم بن علی بن محمد بن فرحون الیعمری مدنی مالکی قاضی (ت ۷۹۹/ ۱۳۹۶) ابن حجر عسقلانی نے اس کتاب کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے کہ احکام کے متعلق مولف کی یہ ایک عمدہ کتاب ہے مگر انھوں نے اس کتاب کا نام نہیں بیان کیا[۱۹۵]۔ بغدادی نے ایضاح المکنون میں اس کا مندرجہ بالا نام ہی درج کیا ہے۔ ہدیۃ العارفین میں لفظ "اصول" کی جگہ "احوال" درج ہے اس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں: پہلی مرتبہ ۱۳۰۱ھ میں بولاق پھر ۱۳۰۲ھ میں مطبع شرقیہ قاہرہ اور تیسری مرتبہ مطبع بہیہ قاہرہ کی جانب سے ۱۳۰۲ میں شائع ہوئی۔

ابن فرحون نے اس کتاب میں مالکی قاضی کی ذمہ داریوں کی نشاندہی کی ہے۔

کتاب میں شروع ہی سے تشابہ کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ تسمیہ اور حمد کے بعد دونوں کتابیں حرف بہ حرف متشابہ ہو جاتی ہیں پھر مالک بن انس کے ایک قول کے ذریعہ کتاب "تبصرہ" سے استشہاد پیش کرتے ہیں کتاب "معین الحکام" سے مولف قدم سے قدم ملا کر چلتا ہے اور اس استشہاد کا ذکر نہیں کرتا پھر حرف بہ حرف تشابہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ یہ بیان اس جگہ آ پہنچتا ہے جہاں انھوں نے موضوع قضاء کو اور علوم سے ممتاز کیا ہے عبارت یہ ہے "حتی انہ یمتاز عن فقہ فروع المذہب لان علم القضاء یفتقر الی معرفۃ احکام تجری مجری المقدمات بین یدی العلم باحکام الوقائع الجزئیات۔ وغالب تلک المقدمات لم یجر لہا فی دواوین الفقہ ذکر ولا احاط بہا الفقیہ بہ خبراً وعلیہا مدار الاحکام والجاھل یخبط خبط عشواء فی الظلام" اس جگہ مولف ابو الاصبغ کے قول کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے "قال ابو الاصبغ بن سہل لولا حضوری ....."، اس قول کو ہم "معین الاحکام" میں نہیں پاتے، پھر اس کے بعد تشابہ شروع ہوتا ہے حتی کہ ہم اس قول تک پہونچتے ہیں "ولذالک

الف صحابنا رحمہم اللہ تعالیٰ کتب الوثائق وذکروا انہا اصول ھذا العلم لکن علی وجہہ الاقتصار والایجاز'' بالکل یہی الفاظ ''معین الحکام'' میں بھی وارد ہیں پھر ''تبصرہ'' سے قول نقل ہوتا ہے۔

میں کسی ایسی تالیف سے واقف نہیں جس میں اس کے غوامض ودقائق پر مولف نے اس کتاب کی طرح توجہ مبذول کی ہو۔

اس تالیف سے واقفیت فائدہ مند ہے ۔میں نے اختصار کی غرض سے اس کتاب کو بہت سے فقہی ابواب سے الگ کر رکھا ہے ۔صرف انہیں ابواب کا ذکر ہے جن کا چھوڑنا اس لئے مناسب نہ تھا کہ یہ ابواب کتاب سے متعلق تھے۔یوں بھی اس کتاب کا مقصد اس علم کے قواعد کا ذکر اور ان چیزوں کا تفصیلی بیان ہے جن سے شرع میں سیاسی امور فیصلہ ہوتے تھے ۔باب ثانی میں قضاء کے قیام کی ترغیب دی گئی ہے ۔اس باب کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے'' اعلم ان اکثر المولفین من اصحابنا وغیرھم بالغوا۔

میں نے مطبع شرقیہ قاہرہ ۱۳۰۱ کے ایڈیشن کی طرف رجوع کیا ہے ۔کتاب دو اجزاء اور تین قسموں پر مشتمل ہے ۔الاول فی مقدمات ہذا العلم' الثانی فی انواع البینات ماینزل منزلتہا ومایجری مجراہا ۔الثالث فی القضایا بالسیاسۃ الشرعیہ ۔ابن عرنوس[۱۹۶] کے توسط سے جب ہم ''تبصرہ الحکام'' کی طرف رجوع کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ طرابلسی کی کتاب ''معین الحکام فیما یتردد بین الخصمین من الاحکام'' کا نام صحیح ہے یہ کتاب تقسیم وترتیب اور عناوین ومباحث کے لحاظ سے ''تبصرہ'' سے ملتی جلتی ہے حالانکہ معین الاحکام'' ''تبصرہ'' کا ہی ایک نسخہ ہے ۔البتہ مسلک ابوحنیفہ کے سلسلے میں اس میں کچھ حذف واضافہ کردیا گیا ہے لیکن کتاب کا نام وہی ہے جو مذہب مالکی میں ہے ۔

دونوں کتابوں کے درمیان تشابہ کے بعد کہا جاسکتا ہے کہ کتاب'' تبصرہ'' ایسے بہت سے امور پر حاوی ہے جن سے ''معین الحکام'' خالی ہے مثال کے طور پر حسبہ کے متعلق گفتگو، کتاب کے پہلے حصہ میں صرف قضاء ہی پر اکتفا کیا گیا ہے ۔ایک فصل قرائن کے ذریعہ چاروں فقہاء کے عمل کے بیان کے بارے میں ہے ۔کتاب کے دوسرے حصہ میں ایک فصل ناآباد

مساجد کی جگہوں کی بیع اور نقض بیع پر مشتمل ہے۔ یہ واقفیت بھی فائدہ سے خالی نہیں کہ "تبصرہ" کی قسم ثانی میں ستر فصلیں ہیں۔ جب کہ "معین الحکام" میں پچاس فصلیں ہیں۔ قسم ثالث میں فصل ثانی کے بعد قرافی کے منقولات یوں جو اس طرح ہیں "قال القرافی فی الفرق بین نظر القاضی ونظر والی الجرائم ویمتاز والی الجرائم ...." ایک اور فصل کی عبارت یہ ہے "وقال القرافی[۱۹۷] واعلم أن التوسعۃ علی الحکام فی الاحکام بسیاسۃ لیس مخالفا للشرع بل تشھد لہ ادلۃ الخ" پھر دوسری اور تیسری فصل دونوں میں یکساں ہے مگر چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں، آٹھویں اور نویں "معین الحکام" میں موجود نہیں۔ آگے جنایات سے متعلق دسویں فصل میں دونوں کتابوں کا تشابہ ہو جاتا ہے۔

۷۴۔ الارتضاء فی شروط القضاء: خصومی: اثیر الدین: محمد بن عمر بن محمد شافعی (۱۴۴۹/۸۴۳) یہ کتاب دراصل ایک ہزار اشعار پر مشتمل ایک قصیدہ سے عبارت ہے[۱۹۸]۔

۷۵۔ معین الحکام فیما یتردد بین الخصمین من الاحکام[۱۹۹] طرابلسی علاء الدین علی بن خلیل حنفی قاضی (م۸۴۴ھ/ ۱۴۴۰) استنبول اور ازہر میں اس کے کئی مخطوطے محفوظ ہیں۔ ۱۳۰۰ھ میں بولاق سے اور ۱۳۱۰ھ مطبع میمنیہ سے شائع ہوئی۔

مطبع میمنیہ کا ایڈیشن ۲۲۵ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کے حاشیہ پر ایک دوسری کتاب "لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام" بھی چھپی ہے۔ اس کے مولف ابو الولید ابراہیم بن ابی الیمن محمد بن ابو الفضل ابن الشحنہ حنفی متوفی ۸۸۲ھ ہیں۔ مذکورہ بالا کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ "تبصرۃ الحکام" سے اس کے تشابہ کی بحث گذر چکی ہے۔ قضا کا ذکر درج ذیل ابواب میں ہے۔

الاول: فی شروط القاضی" اس باب میں کئی فصلیں ہیں۔ الثانی: المقضی بہ واجتہاد القاضی فی القضاء: الثالث: المقضی لہ، الرابع: المقضی فیہ، الخامس: المقضی علیہ، السادس کیفیۃ القضاء:

کتاب کا دوسرا حصہ دلائل واحکام کے متعلقات پر مبنی ہے اور یہ ۵۱ ابواب پر مشتمل ہے پھر ایک دوسری فصل "فی ذکر الفراسۃ والمنع من الحکم بہا" کے عنوان سے مولف نے اضافہ کیا ہے۔

تیسرا حصہ سیاست شرعیہ سے متعلق ہے اور درج ذیل ابواب پر مشتمل ہے:۔

فی الدلالۃ علی مشروعیۃ ذلک فی الکتاب والسنۃ، فی احکام ہذا الباب، فی الدعاوی بالتہم والعدوان فی بیع الظالم مال نفسہ عند المصادرۃ، فی الجنایات، فی الجنایات علی العقل وہو الشرب، فی عقوبۃ السرقۃ، فی الزنا، فی کیفیۃ اقامۃ الحد، فی القذف، فیمن لہ المطالبۃ بالحد، فی قطاع الطریق، فی السرۃ، فی البغاۃ، فی الردۃ، فیمن سب اللہ والملائکۃ والانبیاء او اصحاب النبیؐ، فیمن سب اللہ والملائکۃ والانبیاء او اصحاب النبیؐ، فیمن سب ازواج النبیؐ او اصحابہ، عقوبۃ الساحر والخناق والزندیق فی عقوبۃ العائف، فصل فی العقوبۃ بالسجن وذکر حقیقتہ، ومن یحبس ومن لایحبس، وفی تدر مایحبس فیہ وفی معاملۃ القاضی مع المحبوس، فی مسائل الملازمۃ، فی بیان المشروع من الحبس، فی التضمین، فی الصناع التی لاتضمن ما اتی علی ایدیہم، فیما یضمنہ المستاجر ومالایضمنہ، فی ضمان الراعی، فی ضمان القصار، فی ضمان الحجام والزارع، فی ضمان الصائغ، فی ضمان الملاح، فی ضمان الاسکان، فی ضمان الخیاط والنساج، فی ضمان الحداد، فی ضمان الراکب والقائد والسائق وما اشبہہم، فی ضمان ما افسدت المواشی، فی الجنایۃ علی الدواب، فی ضمان مایحدثہ الرجل فی الطریق، فی القضاء بنفی الضرر۔

حواشی

۱۱۶ ابن الندیم : ۲۱۸ ۱۱۷ قاضی عیاض : ترتیب المدارک: ۶۲ مابعد۔
۱۱۸ البغدادی : ہدیۃ العارفین ۱ : ۴، حاجی ۲ : ۱۲۵ ۱۱۹ حاجی ۱/۲۶۴
۱۲۰ ابن ندیم ۲۴۱ — ۲۴۲ ۱۲۱ یاقوت الحموی: معجم الادباء ۶ : ۲۷۴ طہ مارجلیوث
۱۲۲ یاقوت الحموی: معجم الادباء ۶ : ۴۹۴ ۱۲۳ البغدادی: ایضاح ۱ : ۳۶
۱۲۴ القرشی: الجواہر المضیۃ ۱ : ۵۷، حاجی ۱ : ۶۴ ۱۲۵ ابن ندیم ۲۸۹، ۲۹۰
۱۲۶ ن م ۳۰۶ ۱۲۷ المجمع العلمی العراقی کا مجلہ ملاحظہ ہو ج ۱۵ ص ۲۳۳
۱۲۸ یاقوت الحموی: معجم الادباء ۱ : ۳۱۵ ۱۲۹ الشیرازی: طبقات الفقہاء : ۹
۱۳۰ الخطیب البغدادی: تاریخ بغداد ۷ : ۲۶۹ ۱۳۱ الاسنوی: طبقات الشافعیۃ ۱ : ۶۴

۱۳۲ حاجی ۱: ۷۴ ۱۳۳ ن.م ۲: ۱۲۹۵ ۱۳۴ السبکی: طبقات الشافعیہ ۲:
۱۰۳ ط الحسینیہ ۱۳۶ ابن خلکان ۱: ۶۸ ۱۳۷ م.ب: ۱۰۴، ۱۰۵
۱۳۸ السبکی ۲: ۷۹ — ۹۹، السیوطی: حسن المحاضرۃ ۱: ۱۲۶، الاسنوی: طبقات
النحاۃ مخطوط فی دارالکتب المصریہ: ورقۃ ۶۹ (۱) ۱۳۹ ضاع منی اسم المصدر
۱۴۰ التوحیدی: البصائر ۸۳، مولف ذہبی کے لئے ملاحظہ ہو العبر ۲: ۳۲۶، بدری محمد فہد
القاضی التنوخی وکتاب النشور ۱۱۸ ۱۴۱ المصنف: طبقات الشافعیہ: ۲۸ ۱۴۲ حاجی
۱: ۷۴ ۱۴۳ البغدادی ہدیۃ ۲: ۸۴ ۱۴۴ اغابزرک: الذریعۃ ۱۷/ ۱۴۰
۱۴۵ الاسنوی: طبقات الشافعیۃ ۱: ۵۲۲ ۱۴۶ اغابزرک: الذریعہ ۱۷: ۱۴۰
۱۴۷ البغدادی: ایضاح ۲: ۵۴۸ ۱۴۸ البغدادی ہدیۃ ۱/۴۷ مولف ابن قطلوبغا
کے بارے میں ملاحظہ ہو، طبقات الحنیفہ: ۷ ۱۴۹ الماوردی اور اس کی کتاب الاحکام السلطانیہ
کے متعلق ملاحظہ ہو ہیملٹن کی کتاب دراسات فی حضارۃ الاسلام ص ۱۹۸، حازم طالب مشتاق
کی کتاب، الماوردی والاحکام السلطانیہ نیز ڈاکٹر سعد زغلول، عبدالحمید کی کتاب الماوردی
بین القضاء والسیاسۃ ۱۵۰ السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۶: ۱۰ ۱۵۱ حاجی ۱: ۸۴
۱۵۲ الاسنوی: طبقات الشافعیہ ۲: ۱۹۰ ۱۵۳ السبکی: طبقات الشافعیہ ۵: ۲۶۵
اور ملاحظہ ہو کحالہ: معجم المولفین ۹: ۳۰ ۱۵۴ السبکی ۳۶۹، ۱۵۵ ن.م ۳۶۶
۱۵۶ ن م ۳۷۱ ۱۵۷ حاجی ۱: ۷۴۔ البغدادی ۲: ۸۴، کحالہ ۹: ۳۰
۱۵۸ یاقوت الحموی: معجم البلدان ۱: ۷۶۳ ۱۵۹ البغدادی: ایضاح ۲: ۲۷
۱۶۰ نشرۃ اخبار التراث الصادرۃ عن معہد المخطوطات بجامعۃ الدول العربیہ العدد ۹۱ سنہ ۱۹۷۶
۱۶۱ ن.م ۱۶۲ کحالہ: معجم المولفین ۱۱: ۱۲۴ ۱۶۳ النباہی: تاریخ قضاۃ الاندلس ۱۵۸
۱۶۴ القاضی عیاض: ترتیب المدارک وتقریب المسالک ۳: ۶۲ ۱۶۵ حاجی ۲: ۹۶۰
۱۶۶ حاجی ۱/۵۱ البغدادی: ایضاح ۱: ۵۱، البغدادی ہدیۃ ۱/۸۵ کحالہ: معجم المولفین
۷: ۲۷۹۔ ۱۶۷ الاسنوی: طبقات الشافعیہ ۱: ۵۷۰ ۱۶۸ البغدادی: ایضاح: ۵۹۲
۱۶۹ القاضی عیاض: ترتیب المدارک ۱: ۲۵ ۱۷۰ الاسنوی: طبقات الشافعیہ ۱: ۵۱۲

صفحہ ۱۸ (ب) ۱۷۱ حاجی ۱ : ۷۴ ۱۷۲ البغدادی : ہدیۃ ۱/۵۰۳ ۱۷۳ ن۔م ۵۷۹
۱۷۴ حاجی ۲ : ۱۷۷۸ ۱۷۵ الخزرجی : العقود اللؤلؤیۃ فی تاریخ الدولۃ الرسولیۃ ۱ : ۵۲
۱۷۶ البغدادی : ایضاح ۶۱/ ۱۷۷ حاجی ۲ : ۱۸۱۶ ۱۷۸ حاجی ۱ : ۷۴، البغدادی : ہدیہ
۱ : ۱۱ ملاحظہ ہو عباس عزاوی کی التعریف بالمورخین : ۶۱ ۱۷۹ اصل میں انھوں نے اس حاشیہ
کی طرف رجوع کیا ہے۔ ۱۸۰ الصفدی : الوافی ۴ : ۱۸۲، حاجی : ۶۲۲ ۱۸۱ حاجی : ۶۱۲
ملاحظہ ہو البغدادی : ہدیۃ ۲ : ۱۲۵ ۱۸۲ ابن قطلوبغا : طبقات الحنفیۃ ۶۶ ۱۸۳ حاجی ۱ : ۵۴
۱۸۴ البغدادی : ہدیہ ۱ : ۹۹ ۱۸۵ ن۔م ۱۰۴ ۱۸۶ ملاحظہ ہو اسی مکتبہ کی فہرست
۱۸۷ البغدادی ایضاح ۱ : ۸۴ ۱۸۸ کحالہ کی معجم المولفین ۶ : ۹۰ میں ان کے حالات ملاحظہ کریں۔
۱۸۹ الغزی : الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ ج ۱ ص ۲۲۸ حاجی ۱ : ۱۲۷ ۱۹۰ الدمشقی :
ذیل تذکرۃ الحفاظ : ۵۴ ۱۹۱ م۔س ۳۹۴ ۱۹۲ البغدادی ایضاح ۱ : ۵۰، الزرکلی :
الاعلام ۵ : ۲۷۹ کحالۃ المعجم المولفین ۸ : ۲۸ ۱۹۳ حاجی ۲ : ۱۷۴۵ ۱۹۴ حاجی ۱ : ۷۴
۱۹۵ ابن حجر عسقلانی : الدرالکامنۃ ۱ : ۹۴ ۱۹۶ ابن عرنوس : تاریخ القضاء فی الاسلام : ۲
۱۹۷ راجح بات یہی ہے کہ یہ الاحکام فی تمیز الفتاوی عن الاحکام کے مولف شہاب الدین ابو العباس
احمد بن ادریس ہیں۔ ۱۹۸ البغدادی ایضاح ۱ : ۵۶ ۱۹۹ حاجی ۱/۵۴۷ میں اس کے
بارے میں ملاحظہ کریں۔

تصانیف مولانا صدر الدین اصلاحی		تصانیف مولانا جلال الدین عمری	
قرآن مجید کا تعارف	۳/-	عورت اور اسلام	۳/-
نکاح کے اسلامی قوانین	۳/-	خدا اور رسول کا تصور (اسلامی تعلیمات میں)	۵/-
تحریک اسلامی ہند	۱۰/۵۰	عورت ــ اسلامی معاشرہ میں	۱۳/-
حقیقت نفاق	۴/۲۵	اسلام اور اس کی دعوت	۱/۲۵
مسلم پرسنل لا دینی و ملی نقطۂ نگاہ سے	۰/۴۰	اسلام اور وحدت بنی آدم	۰/۷۵

پتہ ــ مرکزی مکتبہ اسلامی ۔ دھلی ۶